شادی اور اسلامی
تعلیمات

27-May-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی الصلوة علی النبی . . . الخ، ۲۵۳/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۸

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نکاح بڑا مُقدّس رشتہ ہے، دینِ اسلام میں اسے بڑی اَہَمِیَّت حاصِل ہے، اِسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مولائے کائنات، حضرت علی اور شہزادیِ کونین حضرت فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے نکاح کا واقعہ، اس سے حاصِل ہونے والے نکات، شادی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنے کا آسان طریقہ، شادی کے حوالے سے بُزرگانِ دین کے واقعات اور شادی میں ہونے والی خرافات کی مذمت کے بارے میں سنیں گے۔ اے کاش! ہمیں پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

میرا ربِّ کریم تو مجھے دیکھ رہا ہے

حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امیرُ المؤمنین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

عَنْہُ اکثر رات کے وقت مدینہ مُنَوَّرہ کا دورہ فرماتے تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رُک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آرہی تھی: بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔ لڑکی یہ سُن کر بولی: امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیرُ المؤمنین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ اس کی ماں بولی: بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ لڑکی نے کہا: امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے یہ سن کر کہا: بیٹی! **اب تو تمہیں حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہیں دیکھ رہے،** انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی نے یہ سن کر کہا: خُدا کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کرسکتی کہ ان کے سامنے تو ان کی فرمانبرداری کروں اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نافرمانی کروں، اس وقت اگرچہ مجھے امیرُ المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہیں دیکھ رہے، **لیکن میرا ربِّ کریم تو مجھے دیکھ رہا ہے،** میں ہرگز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔

حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ سُن کر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلم! اس گھر کو اچھی طرح پہچان لو۔ پھر آپ ساری رات اسی طرح گلیوں میں دورہ کرتے رہے، جب صبح ہوئی تو مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے اسلم! اس گھر کی طرف جاؤ اور معلوم کرو وہاں کون کون رہتا ہے؟ اور یہ بھی معلوم کرو وہ لڑکی شادی شدہ ہے یا نہیں؟ حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اس گھر کی طرف گیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اور اس

کی بیٹی رہتی ہے اور اس کی بیٹی کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد میں حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آیا اور انہیں ساری تفصیل بتائی، آپ نے فرمایا: میرے تمام بیٹوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ جب سب آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟ حضرت عبدُ اللہ بن عمر اور حضرت عبد الرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے عرض کی: ہم تو شادی شدہ ہیں۔ پھر حضرت عاصم بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے کھڑے ہو کر شادی کی حامی بھر لی۔

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو اس نے بخوشی قبول کر لیا۔ اس طرح حضرت عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی اور اس لڑکی سے حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت ہوئی۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہوتا ہے خوفِ خُدا، تقویٰ و پرہیز گاری اور اپنے ربِّ کریم سے شرم و حیا! اس نوجوان لڑکی نے اپنی والدہ کو کیسا خوبصورت جواب دیا کہ اگرچہ امیرُ المؤمنین مجھے نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا ربّ کریم تو مجھے دیکھ رہا ہے، واقعی جو جس قدر نیک ہوتی ہیں ان کے دل میں ربِّ کریم کا خوف بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے وہ اکیلی ہوں یا سہیلیوں میں، گھر میں ہوں یا ضرورت کی بنا پر باہر جانا پڑے۔ الغرض ہر وقت اپنے ربِّ کریم سے ڈرتی ہیں اور گناہوں سے باز رہتی ہیں، جو ربِّ کریم سے ڈرتی ہیں، اللہ پاک انہیں دنیا میں انعامات اور آخرت میں جنتی نعمتوں سے

---

1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ، ص ۲۸-۲۹

نوازتا ہے، جیسا کہ اس غریب گھر کی لڑکی کو دنیاوی انعام یہ نصیب ہوا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر کی بہو بنی، آپ کے بیٹے حضرت عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے شادی ہوئی اور ان کی اولاد سے دوسرے عمر یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ پیدا ہوئے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسی شخصیت تھے؟ آیئے! ان کی مختصر سیرت سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت عمر بن عبد العزیز کی مختصر سیرت

✪ اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 61 یا 63 ہجری میں مدینۂ مُنَوَّرَہ میں پیدا ہوئے۔ ✪ مدینے شریف میں ہی عِلْم و عمل کی منزلیں طے کیں۔ ✪ آپ نہ صرف خود زبردست عالِمِ دین تھے، بلکہ عِلْم و عُلَما کے قدر دان بھی تھے۔ ✪ آپ فرماتے: اگر تم سے ہوسکے تو عالِم بنو یہ نہ ہوسکے تو طالبِ عِلْم بنو، یہ بھی نہ ہوسکے تو عُلَما سے محبت رکھو اور یہ بھی نہ ہوسکے تو کم از کم ان سے بُغْض (یعنی دشمنی) نہ رکھو۔ ✪ آپ 25 سال کی عمر میں مکے شریف، مدینے شریف اور طائف کے گورنر بنے۔ ✪ خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک کی وفات کے بعد 36 سال کی عمر میں جمعہ کے دن مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ ✪ آپ نے اس شان سے منصبِ خلافت کو نبھایا کہ آپ کو ثانیِ عمر کہا جاتا ہے۔ ✪ آپ کا زمانۂ خلافت ڈھائی سال ہے۔ ✪ آپ 25 رجب 101 ہجری بدھ کے دن تقریباً 39 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ✪ آپ کا مزار ملکِ شام میں ہے۔(1) اللہ پاک ان پر رحمت فرمائے اور ان کے صدقے ہماری

1 . . . حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ماخوذا

بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ والے واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا! غریب گھر کی نیک سیرت اور خوفِ خُدا رکھنے والی لڑکی کو وقت کے خلیفہ نے اپنے گھر کی بہو بنانے کو ترجیح دی، آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی مالدار خاندان سے ہے یا نہیں، بلکہ یہ دیکھا کہ لڑکی خوفِ خُدا والی ہے، نیک سیرت ہے، تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر ہے تو اپنے بیٹے کا نکاح اس سے کروا دیا۔

ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نہ صرف اپنے بچوں کے لیے نیک رشتے تلاش کرتے، بلکہ دوسروں کو بھی خوفِ خُدا رکھنے والے نیک اور اچھے رشتوں کو ترجیح دینے کی ترغیب دلاتے تھے، چنانچہ

بیٹی کی شادی کہاں کروں؟

مشہور تابعی بُزرگ حضرت حَسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری ایک ہی بیٹی ہے جس سے میں بہت مَحبت کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے شادی طے کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی ایسے شخص سے شادی کرو جو "**خوفِ خُدا**" والا ہو، کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا اور اگر نفرت بھی کرے گا تو (خوفِ خُدا کی وجہ سے)

ظلم نہیں کرے گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ہمیں یہ درس بھی ملتاہے کہ اپنی اولاد کے لئے نیک سیرت رشتے تلاش کریں، کیونکہ اولاد کی شادی کے لئے سب سے پہلا مَرحلہ رشتہ تلاش کرنے کا ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی اپنے اولاد کی شادی کریں تو ان کے لئے دین دار، نیک نمازی اور خوفِ خدا رکھنے والا رشتہ تلاش کریں ۔کیونکہ نیک سیرت والدین کی برکت یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد متقی وپرہیز گار بنتی ہے۔ انہیں اِنعام واِکرام سے نوازا جاتا ہے، ان کی اولاد کی بہترین پرورش ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نِکاح کے مقدّس رشتے کی بدولت صرف دولہا دُلہن ہی ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہوتے، بلکہ دو خاندان بھی آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ نکاح ایسا رشتہ ہے جس سے نیا خاندان بنتا، نیا گھر آباد ہوتا اور نسل آگے بڑھتی ہے۔ لہٰذا شادی کے لئے رشتہ دیکھنا، پَرَکھنا پھر اس رشتے کو منظور یا نامنظور کرنا بہت اہم فیصلہ ہوتا ہے، کیونکہ اس کے اَثرات (Effects) کئی زندگیوں پر پڑتے ہیں۔

اَلْحمدُلِلّٰہ! دینِ اسلام نے رشتہ تلاش کرنے کے حوالے سے بھی ہماری بہترین راہ نمائی کی ہے، یہی وجہ تھی کہ اللہ والے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کے لئے اپنے بچوں کی شادی کے حوالے سے بڑی احتیاط فرماتے، اپنے بچوں کے لئے سلجھے ہوئے، نیک، مُتَّقی اور عبادت وریاضت کے پیکر لڑکے لڑکیاں تلاش کرتے اور دین دار

1 ۔۔۔شرح السنة، کتاب النکاح، باب اختیار الدین، ۹/۵، حدیث: ۲۲۳۴

رشتوں کو ترجیح دیا کرتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سنتے ہیں:

تلاشِ رشتہ

حضرت شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد و تقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین و جمیل اور نیک وپرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہِ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔ اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی نیک نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت وپرہیز گاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآنِ کریم پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔ اس نے کہا: میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ایسی نیک لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو، ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس نیک نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ بیٹی جب رُخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صُراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: یہ

روٹی کیسی ہے ؟شوہر نے جواب دیا:یہ کل کی باسی روٹی ہے،میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔نوجوان نے کہا:مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیٹی مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔لڑکی نے کہا:میں آپ کی غریبی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں،بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کہ مجھے آپ کا بھروسا کمزور نظر آرہا ہے،مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت،عفیف اور نیک کیسے کہا!جب کہ آپ کا ربِّ کریم پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں!یہ باتیں سُن کر نوجوان بہت مُتاثِّر ہوا اور نَدامت کا اظہار کیا۔لڑکی نے پھر کہا:میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی،جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کرکے رکھی ہو،اب یہاں میں رہوں گی یا یہ روٹی۔یہ سُن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور اس روٹی کو راہِ خدا میں خیرات کردیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!بیان کردہ واقعہ سے ان والدین کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ جن کے سامنے کسی نیک وپرہیز گار لڑکے یا لڑکی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کردیتے ہیں کہ ☆وہ سُنَّتوں کے عامل ہیں،☆نمازی ہیں،☆دین دار ہیں☆لڑکے کے چہرے پر داڑھی ہے،☆فلاں زبان وثقافت سے تعلق رکھتا ہے۔آیئے!اس حوالے سے مُحَرَّمُ الْحَرَام 1439 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے کچھ باتیں سُنتے ہیں،چنانچہ

رشتے مشکل کیوں؟

1...روض الریاحین،الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ،ص۱۹۲

ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ہے: فی زمانہ رشتہ تلاش کرنے میں کئی غَلَط انداز اختیار کئے جاتے ہیں، عام طور پر لڑکے والوں کی تَمَنّا یہ ہوتی ہے: (1) ”آنے والی“ امیر باپ کی بیٹی ہو۔ (2) ماں باپ کی اِکلوتی ہو تو کیا ہی بات ہے۔ (3) لڑکی کے بھائی اعلیٰ سرکاری عُہدوں پر فائز ہوں (4) لڑکا اچھی جاب یا بہترین بزنس کرتا ہو (5) کوئی پلاٹ یا مکان بھی مل جائے۔ (6) بہو کا والد اپنے داماد کو کوئی کاروبار ہی شروع کروادے۔ (7) لڑکی کسی اچھی جگہ نوکری (Job) کرتی ہو وغیرہ۔

غور کیا جائے تو ان سب میں للچائی ہوئی نظروں سے دوسروں کے مال کو دیکھنا ہے، شریعت میں جہاں اس کی مَذمّت بیان کی گئی ہے، وہیں لوگوں کے مال سے بے رغبتی کو ہر دل عزیز بننے کا نسخہ بتایا گیا ہے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا سے بے رَغبت ہو جاؤ، اللہ پاک کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال وَاَسبابِ دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔[1]

اسی طرح لڑکی والوں کی عموماً یہ خواہش ہوتی ہے: (1) لڑکا اسمارٹ (Smart) اور فیشن ایبل (Fashionable) ہو۔ (2) باپ کی جائیداد و کاروبار کا اِکلوتا وارث ہو۔ (3) نندیں نہ ہوں۔ (4) اگر ہوں تو **”اپنے گھر کی ہو چکی ہوں“** تاکہ ہماری بیٹی سسرال میں راج کرے۔ (5) لڑکا نوٹوں میں کھیلتا ہو (اگرچہ حرام سے کمائے گئے ہوں۔) (6) تنخواہ معقول بھی ہو تو نظر اس پر ہوتی ہے کہ ”اُوپر کی کمائی“ کتنی بنالیتا ہے۔ (7) لڑکا بیرونِ

---

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب التوبة والزھد، باب الترغیب فی الزھد... الخ ۴/۷۴، حدیث: ۴۹۱۸

ملک ہو تو گھر بھر کی چاندی ہو جائے گی وغیرہ۔

اپنے بچوں کی شادی دیندار گھر میں کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اس طرح کی سوچ اپنے دلوں سے نکال کر اپنے بچوں بچیوں کی شادی دین دار خاندان میں کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ دینِ اسلام میں ہمارے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے، اگر ہم دینِ اسلام کے ضابطوں اور اُصولوں کے مطابق زندگی گزاریں اور سیرتِ رسول کے مطابق زندگی گزاریں اور اپنے بچوں کی شادی کریں تو ہمیں کسی بھی مقام پر مشکل پیش نہیں آئے گی، بلکہ ہماری اور بچوں کی زندگیاں بڑی آسان اور کامیاب ہو جائیں گی۔ آیئے! اس بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

ارشاد فرمایا: عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ دولت مندی، خاندانی شرافت، خوبصورتی، دینداری۔ لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مُقدَّم سمجھو۔ (1)

ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسے لڑکے کا رشتہ آئے جس کی دین داری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اُس سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کرو، اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔ (2)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: لڑکی کے لیے

1…بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۳/۴۲۹، حدیث ۵۰۹۰

2…ترمذی، کتاب النکاح، باب اذا جاءکم من ترضون…الخ، ۲/۳۴۴، حدیث: ۱۰۸۶

www.dawateislami.net

دیندار، عادات و اطوار کا دُرُست لڑکا مل جائے تو محض مال کی ہَوَس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اِدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اُدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور لڑکی والوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا، نتیجہ یہ ہو گا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل و غارت ہوں گے، جس کا آج کل ظُہور ہورہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منگنی کرنا کیسا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رشتہ طے ہوجانے کے بعد منگنی کا موقع آتا ہے، منگنی اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنا جائز ہے مگر افسوس! فی زمانہ منگنی میں خرافات (غلط باتیں) پائی جاتی ہیں،

منگنی نکاح کا وعدہ ہے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین ایک دوسرے سے اپنے بچّوں کی شادی کا جو مُعاہَدہ کرتے ہیں مثلاً لڑکے کے والدین کہتے ہیں: ”آج سے آپ کی بیٹی ہماری ہوئی“ یا لڑکی کے والدین کہتے ہیں: ”آج سے آپ کا بیٹا ہمارا ہوا“ وغیرہ تو یہ جو وعدۂ نکاح یا بات پکّی کرنا ہے یہی در حقیقت منگنی ہے اور یوں کہنے میں دینِ اسلام میں کوئی حَرَج نہیں۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

1...مرآۃ المناجیح، ۵/۸ ملتقطا

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے اگر یہ نہ ہو جب بھی کوئی حرج نہیں۔[1]

منگنی کی بے ہودہ رسمیں

مگر افسوس! فی زمانہ کم علمی اور دینِ اسلام سے دوری کی وجہ سے منگنی کا جو انداز ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہے وہ اپنے دامن میں ایک دو نہیں، بلکہ درجنوں خِلافِ غیرت و خِلافِ شریعت کاموں کو لئے ہوئے ہے جیسے لڑکا اپنی منگیتر کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہناتا ہے۔

نامحرم کو چھونے کا وبال

یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کیلئے حلال نہیں۔[2]

مفتیِ اعظم پاکستان مفتی وقارُ الدین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر مَحرم ہیں، دونوں کو ایک دوسرے کے جسم کو چھونا ناجائز ہے، لہٰذا لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو خود انگوٹھی نہیں پہنا سکتے۔[3] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ منگنی کی رسم ہو یا کوئی اور ایونٹ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...اسلامی زندگی، ص۳۹

2...معجم کبیر، ۲۰/۲۱۲، حدیث:۴۸۷

3...وقار الفتاویٰ، ۳/۱۳۴

قرآنِ کریم اور نکاح

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رشتے کی تلاش اور منگنی کے بعد اب نکاح و رُخصتی کا موقع آتا ہے، نکاح نہ صرف نیک عمل بلکہ سُنَّتِ مُبارَکہ ہے، قرآنِ کریم میں بھی ربِّ کریم نے نکاح کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۃُ النسآء کی آیت نمبر 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (پ۴، النساء:۳)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں

اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی نکاح کی نہ صرف ترغیب ہے بلکہ اس کے بے شمار فضائل و برکات بھی موجود ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے نکاح کی ترغیب و فضائل پر 5 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

نکاح کے فضائل

ارشاد فرمایا: نکاح کر کے اَولاد کی کثرت کرو کہ میں قیامت کے دن تمہارے سبب دوسری اُمّتوں پر فخر کروں گا۔ (1)

ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ نکاح، نگاہ کو جُھکانے والا اور شرم گاہ کا محافظ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ روزے رکھے کہ روزے اس کیلئے ڈھال ہیں۔ (2)

1…مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضله، ۱۳۸/۶، حدیث: ۱۰۴۳۲

2…نسائی، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ص ۵۲۲، حدیث: ۳۲۰۶

ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا بے شک اس نے اپنا آدھا دین بچالیا اب باقی آدھے میں اللہ کریم سے ڈرے۔[1]

ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نکاح کر لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے دو تہائی دین بچالیا۔[2]

ارشاد فرمایا: شادی شُدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شُدہ شخص کی بیاسی 82 رکعتوں سے بہتر ہیں۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ نکاح کے کس قدر کثیر فوائد ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کی کتنی تاکید ہے، لہٰذا والدین کو چاہیے کہ جب بچے شادی کے قابل ہو جائیں ان کی شادی اسلامی اُصولوں کے مطابق کر دیں، اپنے بچوں کا نکاح کرنے کے لئے ہمیں دوجہاں کے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور مولیٰ مشکل کُشا، حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نکاح کو سامنے رکھنا چاہیے، آیئے! سیّدۂ کائنات اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نکاح اور ولیمے کا واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

مولا علی اور خاتونِ جنت کا نکاح

حضرت علّامہ عَبدُ المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 2 ہجری میں حُضور صَلَّی

1…معجم اوسط، ۳۷۲/۵، حدیث: ۷۶۴۷

2…کنز العمال، کتاب النکاح، جزء: ۱۶، ۱۱۸/۸، حدیث: ۴۴۴۴۷

3…الاحادیث المختارہ، مسند انس بن مالک، ۱۱۰/۶، حدیث: ۲۱۰۱

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شادی خانہ آبادی حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ ہوئی۔ یہ شادی انتہائی وَقار اور سادگی کے ساتھ ہوئی۔ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابو بکر صِدّیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عبدُ الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور دوسرے چند مُہاجرین و اَنصار رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو بُلا کر لائیں۔ جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم جمع ہوگئے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ پڑھا اور نکاح پڑھا دیا۔ [1]

ولیمے کے بارے میں علّامہ شُعیب حِرِیفیش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس رکھے ہوئے دَراہم میں سے 10 دِرہم حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیئے اور ارشاد فرمایا: ان سے کھجور، گھی اور پنیر خرید لو۔ فرماتے ہیں: میں یہ چیزیں خرید کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مَسَلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا، پھر ارشاد فرمایا: اے علی! جسے چاہو بُلا لاؤ۔ میں مسجد میں گیا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کہا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت قبول کریں۔ سب لوگ اُٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی: لوگ بہت زیادہ ہیں تو آپ نے چمڑے کے دستر خوان کو ایک رومال سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا: 10،10 افراد کو داخل کرتے جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کھا کر جاتے رہے، لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی،

1... سیرتِ مصطفٰی، ص ۲۴۸

www.dawateislami.net

یہاں تک کہ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے 700 اَفراد نے وہ حلوہ کھایا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً شادیاں تو بہت ہوئی ہیں، ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، لیکن ایسی سادہ مگر عظیمُ الشان شادی صرف محبوبینِ خُدا اور مُقرَّبینِ مصطفےٰ کا حصّہ ہے، نام و نمود اور تکلف کا نام تک نہیں، لیکن رشک ہر مسلمان کو آتا ہے، دُھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔ ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے بج رہے ہیں۔ یہ بات نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی، بلکہ اگر سَروَرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اِشارہ کر دیتے تو اس کی مِثل و برابری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والیِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سادَگی کو سُنّت بنایا تاکہ اُمّت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔ اسی جانب حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ توجُّہ دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

سب سے بہتر تو یہ ہو گا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرت خاتونِ جنَّت شاہزادیِ اسلام فاطمۃ الزہرا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نکاح نہ صرف سُنّت ہے بلکہ انسان

1... حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۴۰ بتغیر قلیل

2... اسلامی زندگی، ص ۵۴

کے فطری تقاضوں کی تکمیل کیلئے اسلام کی عطا کردہ عظیم نعمت بھی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ نکاح کا اسلامی انداز اختیار کریں اور شادی بیاہ کے تمام تَر معاملات کو عین اسلامی تعلیمات کے مطابق کریں، شادیوں میں آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی کے گیت، ناچ ڈانس، بے پردگی کرنے، گانے باجے بجانے، ڈھول ڈھمکّا کرنے، ویڈیو بنانے جیسے کاموں سے بچیں، کیونکہ گانے باجے بجانا اور ناچ ڈانس کرنا تو ویسے ہی حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں، آیئے! عبرت کے لئے ایک دردناک واقعہ سنیئے اور عبرت حاصل کیجیے، چنانچہ

قبرستان سے خوفناک آواز

حضرت سعید بن ہاشم رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ہمارے جاننے والوں میں ایک شادی کی تقریب تھی، ان کا گھر قبرِستان کے بالکل قریب ہی تھا تو جب شادی کی تقریب ہوئی تو اس کے باپ اور خاندان والوں نے کھیل کود کی محفل کا اہتمام کیا (جس کو آج کی ماڈرن اصطلاح میں فنکشن کہتے ہیں)، اس میں خوب طبلے بجائے اور رقص کیا، اچانک قبرِستان سے ایک آواز گونجتی ہے اور وہ آواز ایک عَرَبی شعر پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ یہ ہے: اے ناپائیدار کھیل کود کی لذتوں میں مشغول ہونے والو! اے رقص و سرور کی لذتوں میں مگن رہنے والو! اے موسیقی اور میوزک کے لطف و سرور میں گم ہو جانے والو! موت تمام تر کھیل کود کو ختم کردے گی، تمہاری رَقص و سُرور کی محفل کو ختم کر دے گی، بہت سے ایسے لوگ جو اپنی لذتوں میں مصروف ہوتے ہیں موت ایک ہی وار میں ان کو اپنے اَہل وعیال سے الگ کر دیتی ہے۔ یہ خوفناک آواز سُن کر سب کانپ گئے اور دولہا

بھی بہت ڈر گیا۔حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:خُدا کی قسم:چند دنوں کے بعد ہی اس نوجوان دُلہے کا انتقال ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے،یقیناً اس نوجوان کے دل میں بھی یہی ہو گا ابھی میں جوان ہوں، ابھی کافی عمر پڑی ہے۔خوب جوانی کو انجوائے کروں گا،ابھی شادی ہو رہی ہے،اپنی ان خوشی کے ایام سے خوب لذت اُٹھاؤں گا،اپنی ساری خواہشات کو پورا کروں گا،رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوتیں کھاؤں گا،لیکن آہ!موت کی آندھی آئی،مذاق مسخریوں، گانوں کی دُھنوں،چٹکلوں اور قہقہوں پر خوش ہونے والوں کی ساری خوشیاں لے کر اُڑ گئی۔دُولہے میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خُوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔

دارُ الاِفتاء اَہلِ سُنَّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں سنت کے مطابق شادیاں ہوں،شادی میں ہونے والی خرافات کا خاتمہ ہو تو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائے اور دینِ متین کی خدمت میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی اِس

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا،کتاب الھواتف،۲/۴۵۹،حدیث:۴۸

وقت دنیا بھر میں 80 شعبوں میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک **"دارُ الاِفتا اہلِ سُنَّت"** بھی ہے۔ سب سے پہلا دارُ الافتاء اہلِ سُنَّت 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُ الاِیمان، بابری چوک کراچی میں قائم ہُوا اور اب تک کئی **"دارالافتا اَہلسنت"** قائم ہوچکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمّتِ مُسلِمَہ کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔ اِس کے علاوہ **"دارالافتا اَہلسنت"** کے مفتیانِ کرام ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل کے سلسلوں میں **"دارالافتاء اَہلسنت"** کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عِلْمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے **"دارُ الاِفتاء اہلِ سُنَّت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو دنیا میں ہنس ہنس کر گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا، چنانچہ

روتے ہوئے جہنم

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے منقول ہے: جو ہنس ہنس کر گُناہ کرے گا

وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہو۔[1]

اے کاش! ہم غلامانِ صحابہ و اہلِ بیت بھی اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے یہاں ہونے والی شادیاں آسان بنائیں۔ ☆شادی میں ہونے والی ناجائز اور خلافِ شرع رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ☆شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور ایونٹ ہر ایک میں بے پردگی اور بے حیائی کو روکنے کی کوشش کریں۔ ☆شادی میں گانے باجے بجانے اور دوسری خرافات سے بچیں۔ ☆شادی میں جہیز کا مطالبہ نہ کریں۔ ☆اگر جہیز لیں بھی تو کم اور سُنّت کے مطابق لیں۔ ☆ولیمہ کی دعوت بھی سادگی سے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کریں۔ کیونکہ جس نکاح میں خرچ کم ہوتا ہے وہ برکت والا ہوتا ہے، چنانچہ

بَرَکت والا نکاح

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح وہ ہے، جس میں بوجھ کم ہو۔[2]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ مُبارکہ کی شرح میں فرماتے ہیں: جس نکاح میں فریقین (دونوں جانب) کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو، اللہ کریم کے تَوَکُّل (بھروسے) پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے، ایسی

1...مکاشفۃ القلوب، الباب السادس والثمانون فی الضحک...الخ، ص ۲۷۵

2...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳

شادی، خانہ آبادی بن جاتی ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں، آپ باکرامت ولی ہونے کے ساتھ ساتھ عِلمی، عَمَلی، ظاہری اور باطِنی طور پر احکاماتِ اِلٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی روشن مثال ہیں۔ اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جس طرح اپنے بیانات، تحریرات، ارشادات اور مکتوبات کے ذریعے دیگر لوگوں کو نیک اعمال کی تلقین اور دینی تعلیمات پر عمل کی ترغیب دلاتے ہیں، یونہی اپنے اہلِ خانہ کو بھی اَعمال واَحوال کی دُرُستی کی تنبیہ فرماتے رہتے ہیں۔

آپ نے اپنی اکلوتی بیٹی اور اپنے شہزادوں کی شادی کے تمام لمحات ومعاملات شریعت کے عین مطابق کرنے پر توَجُّہ دی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ شادیاں ہر طرح کی فضول وناجائز رَسْموں سے پاک، اسلامی تعلیمات کے مطابق انتہائی سادَگی کا مَظْہَر اور دورِ حاضر کی مِثالی شادیاں قرار پائیں۔

بنتِ عطّار کا جہیز

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مَدَنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جو عنایت فرمایا، اس کی پیروی کی جائے، مثلاً مشکیزہ، گیہوں پیسنے والی ہاتھ

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۱۱/۵

کی چکّی، نُقرئی کنگن پیش کیے۔ اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو مُیَسَّر آیا (مثلاً) چٹائی، مٹّی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چمڑے کا تکیہ وغیرہ جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ (1)

جانشینِ عطّار کا نکاح

اسی طرح اپنے بڑے بیٹے، الحاج مولانا ابو اُسید عُبید عطاری مَدَنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے نکاح کی تقریب بَرقی قمقموں سے جگمگاتے شادی ہال کے بجائے ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سُنَّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں 18 اکتوبر 2003 کو شبِ اتوار بڑی سادَگی کے ساتھ انجام پائی۔ تلاوت کے بعد پُرسوز نعتیں پڑھی گئیں، خُطبۂ نکاح پڑھ کر اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہی نے نکاح پڑھایا۔ جبکہ رُخصتی کی تقریب شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۲۶ھ، بمطابق 2005 کی دسویں شب رکھی گئی۔ (2)

پُر تکلّف جہیز لینے سے اِنکار

مولانا حاجی عُبَید رضا مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلّف جہیز دینا چاہا، تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اُنہیں سادَگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف صاحبزادۂ عطّار مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول

---

1 . . . تذکرۂ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:۳، ص ۴۴

2 . . . تذکرۂ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:۳، ص ۳۲ تا ۳۳ ملتقطا

کرنے پر رِضامند ہوئے۔[1]

شادی آسان ہے مگر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے بچوں کی شادی سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے اس پُرفتن دور میں بھی اگر مسلمان پکا اِردہ کرلیں تو شادی بیاہ کے معاملات اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ادا کرسکتے ہیں اگرچہ اب یہ کچھ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسلامی تعلیمات پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجائیں، ہر جمعرات کو ہونے والے اسلامی بھائیوں کے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیت کریں اور ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کریں،اِنْ شَآءَ اللہ!اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تربیتِ اولاد کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! مکتبۃ المدینہ کے رسالے"تذکرۂ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط8)" سے اولاد کی تربیت سے متعلق چند آداب سنتے ہیں: (یاد رکھئے!) **اولاد کو** نافرمان اور باغی بنانے میں بسا اوقات خود والدین کا اپنا بھی کردار ہوتا ہے، اس لیے کہ والدین کی اکثریت خود تربیت یافتہ نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ وہ اولاد کی بھی صحیح

1 . . . تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط:۳، ص ۳۴

www.dawateislami.net

معنوں میں تربیت نہیں کرپاتی۔ بچّوں پر بات بات پر چلّاتے رہنا بیوقوفی ہے کہ اِس طرح بچّے مزید ”آزاد“ ہو جاتے ہیں لہٰذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچّوں کو ذلیل کرتے رہنے سے آہستہ آہستہ اُن کا ننّھا سا دل ”باغی (یعنی نافرمان)“ ہو جاتا ہے۔ بچّے کی موجودَگی میں کسی مُعزَّز (قابلِ احترام) شخص سے اُسی بچّے کے بارے میں اِس طرح کی شکایات کرنا مثلاً اِس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہت کرتا ہے، بہت شرارتی ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ عقلمندی نہیں کیوں کہ اس سے بچّے کی اصلاح ہونا دور کی بات ہے اُلٹا ذہن یہ بنتا ہو گا کہ مجھے ماں باپ نے فُلاں کے سامنے ذلیل کر دیا! اور یقیناً حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی کو دوسرے کے سامنے سمجھانا گویا اسے ذلیل کرنا ہے۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے اکیلے میں نصیحت کی اس نے اس کو آراستہ کر دیا۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۴۹) لہٰذا بہتر یہ ہے کہ دوسروں کے سامنے بچے کی بُرائیاں بیان کرنے کے بجائے اس میں موجود اچھائیوں کا ذکر کیا جائے، اس سے بچے کی حوصلہ اَفزائی ہو گی اور وہ اچھا بننے کی مزید کوشش کرے گا۔ ہاں! اگر بچے کو صرف ڈرایا جائے کہ اگر تم نے دوبارہ یہ غلطی کی تو میں تمھیں سب کے سامنے سزا دوں گا تو کبھی کبھار ایسا کرنے میں حرج نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۴۵-۱۳)

﴾اعلان:﴿

تربیتِ اولاد کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے

کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔(3)

---

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 27 مئی 2021ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

تربیتِ اولاد سے متعلق بقیہ آداب

ماں باپ بچے کے لیے رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بچہ ان کی حرکات کو دیکھتا اور پھر اسے اپنانے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا والدین کی باتوں اور عمل میں اگر ٹکراؤ ہوا تو بچے پر اس کا بُرا اثر پڑے گا مثلاً باپ گھر میں ہوتے ہوئے بچے کو کہے کہ باہر جاکر بولو: "ابو گھر میں نہیں ہیں۔" ہو سکتا ہے باپ اس واقعہ کو ایک معمولی بات سمجھ کر بھول جائے مگر بچہ اسے بھولنے کی بجائے ضرور اپنے چھوٹے دماغ سے سوچے گا کہ جھوٹ کوئی بُری چیز نہیں ہے جبھی تو میرے والد نے بولا، اب باپ اسی بچے کو جھوٹ سے بچنے کی لاکھ نصیحت کرے پھر بھی وہ جھوٹ نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ باپ کو جھوٹ بولتے دیکھ چکا ہے۔ بچے کو چُپ کروانے کے لیے عموماً بولا جاتا ہے کہ بلی آئی، کتا آیا وغیرہ تو یہ بھی ہم بچے کو نا سمجھی میں جھوٹ ہی سکھا رہے ہوتے ہیں اس لیے کہ ان باتوں کا عموماً حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یوں ہی ماں اگر زبان کی تیز اور جھگڑالو ہو گی تو بیٹی پر اس کا اثر پڑے گا اور وہ بھی ماں کے نقشِ قدم پر چلے گی۔ (مدنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۱۳-۴۵) بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دینی چاہیے مثلاً جب دودھ

پلانے کی عمر میں بچے کو بہلائیں تو اس کے سامنے "اللہ اللہ" کیا کریں تاکہ جب زبان کھلے تو پہلا لفظ "اللہ" نکلے۔ بعض لوگ چھوٹے بچوں کی بُری حرکات دیکھ کر سمجھانے کے بجائے بے توجہی سے کام لیتے ہیں۔ ان کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ کچھ سمجھدار ہو جائے تو پھر تربیت شروع کریں گے ایسا نہیں ہونا چاہیے، اس لیے کہ اگر ابھی سے بچے کو روک ٹوک نہ کی گئی تو وہ بُری عادات اس کی طبیعت میں رچ بس جائیں گی اور پھر بعد میں ان کا چھوٹنا مشکل ہو گا۔(مدنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ص ۱۰۶)(تذکرہ امیرِ اہلِ سُنَّت، ص ۶۹ تا ۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆گھر بار اور مال و اولاد کی حفاظت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "**گھر بار اور مال و اولاد کی حفاظت کی دعا**" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ

(جامع صغیر، ص ۳۸۲، حدیث: ۶۱۴۰ - فیضانِ دعا، ص ۳۴۷)

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر

اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے

میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ''میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں'' جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گُناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟

(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یااِمام مسجد،مؤذِّن،خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس،7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد